تک پہونچا دیا کہ کہ آسمان کے تارے تو درکنار کسی درخت کے پتوں کو بھی نہیں سکتے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی کہے کہ وہ (بعطائے الٰہی) کسی درخت کے پتوں کی گنتی جانتے ہیں تو [وہابیہ کے مطابق] اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی شان سے ملا دیا۔ وہاں (اپنے پیر کیلئے) تو بندگی کو وسعت تھی لیکن یہاں (بقول تقویۃ الایمان نبی پاک ﷺ اور اولیاء کرام کیلئے) آ کر خدائی اتنی تنگ ہوئی کہ ایک پیڑ کے پتے جاننے پر رہ گئی، حق فرمایا اللہ عزوجل نے: ماقدروا اللہ حق قدرہٖ۔ اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیے تھی۔ (القرآن الکریم)۔ ملخصاً [ماخذ از: زیروزبر]

......حوالہ نمبر 42......

المہند و اسماعیل دہلوی دست وگریباں

علمائے دیوبند کی معتبر کتاب المہند میں سوال ہوا کہ "کیا کہتے ہو حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ رحمٰن عرش پر مستوی ہوا، کیا جائز سمجھتے ہو باری تعالیٰ کے لئے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا رائے ہے؟" (المہند ۴۷) تو اس کا جواب یہ دیا کہ

"اس قسم کی آیات میں ہمارا [دیوبندی] مذہب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں کرتے۔ یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص وحدوث کی علامات سے مبرا ہے جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے ان آیات میں جو صحیح اور لغت وشرع کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائی ہیں تا کہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً یہ کہ ممکن ہے استواء سے مراد غلبہ ہو

اور ہاتھ سے مراد قدرت ،تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے ۔البتہ جہت ومکان کا اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت ومکانیت اور جملہ علاماتِ حدوث سے منزہ وعالی ہے ۔(المہند :۴۸)

لیکن ان دیوبندیوں کے برعکس اسماعیل دہلوی نے ایضاح الحق میں لکھا:

''تنزیہ اوتعالیٰ از زمان ومکان وجہت واثبات رویت بلا جہت ومحاذات (الی قولہ) ہمہ اوجمیع بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آن اعتقادات مذکورہ راازجنس عقائد دینیہ بشمارد،انتہی ملخصا۔

یعنی اللہ تعالیٰ کوزمان ومکان وجہت سے پاک ماننا اوراس کا دیدار بغیر کیف و محاذات کے ماننا سب بدعت وگمراہی ہے ۔اگران اعتقادوں والا ان باتوں کو دینی عقیدوں میں سے جانے ۔ (ایضاح الحق ص۳۵،۳۶)

توان دونوں کتابوں سے معلوم ہوا کہ

- ......امام الوہابیہ اسمعیل دہلوی کے مطابق تمام آئمہ کرام اور پیشوایان مذہب اسلام معاذ اللہ بدعتی وگمراہ ٹھہرے۔
- ......دہلوی کے مطابق المہند اوراس کے حمایتی سب بدعتی وگمراہ ہیں۔
- ...... یہ بھی معلوم ہوا کہ المہند میں دیوبندیوں نے اپنے امام اسماعیل دہلوی کا مذکورہ عقیدہ نہیں لکھا بلکہ تقیہ سے کام لیا،بہرحال دونوں میں سے ایک کا گمراہ ہونا لازمی ٹھہرا۔

ایضاح التصریح فی
احکام المیت و الضریح

از

محمد اسمعیل

برخود گوارا کنند واز رسم مذکور دست بردا
نشوند گو که بوجوب آن اعتقاد نداشته
باشند بالجمله این قسم بدعات را بدعت
حکمیه وعملیه میگوییم پس مفهوم مطلق بدعت
چنین باشد که هر امری از امور مذکوره
در بحث اول یا ثانی که محدث باشد
وصاحبش آنرا از امور دین قرار داده
بعمل آرد یا با و معامله امور دینیه نماید پس
همان چیز بدعت ست وچون مفهوم بدعت
منقح گردید پس باید دانست که درین مقام
چند فواید نافع ست که آنرا در ضمن چند
مسائل ذکر باید کرد **فائده اولی**
دربیان آنچه در بدعت حقیقیه داخل ست
وآن مشتمل بر چند مسایل ست **مسئله**
اولی باید دانست که مسئله وحدت وجود
وشهود ومبحث تنزلات خمسه وصادر اول
وتجدد امثال وکمون وبروز وامثال آن
از مباحث تصوف وهمچنین مسئله تجرد
واجب وبساطت او تعالی بحسب ذهن
یعنی تنزیه او تعالی از زمان ومکان
وجهت وماهیت وترکیب عقلی ومبحث عینیت و
زیادهٔ صفات وتأویل متشابهات و
اثبات رویت بلاجهت ومحاذات

اوپر اپنے گوارا کرتے ہین اور رسم ذکر کیے گئے سے ہاتھ
نہین اوٹھاتی اگرچہ اوسکے واجب ہونیکا اعتقاد نرکھتے
ہون خلاصہ یہہ کہ اس قسم کے بدعتونکو بدعت حکمیہ اور
عملیہ کہتے ہین پس مضمون مطلق بدعت کا اسطرح پر
ہوگا کہ جو کام کامون ذکر کیے گئے سے بحث پہلے یا دوسرے
مین کہ نئی نکالی ہوئی ہون اور صاحب اوسکا اونکو
کامون دین سے قرار دیکر عمل مین لاوے یا ساتھہ اوسکے
معاملہ کامون دین کا کرے پس وہ چیز بدعت ہی اور
جب معنی بدعت کے صاف معلوم ہو چکے پس جاننا چاہیے
کہ اسمقام مین کئی فائدے مفید ہین کہ انکو درمیان کئی
کے ذکر کرنا چاہیے **فائدہ پہلا** - بیچ بیان اوسکے کہ
جو بدعت حقیقیہ مین داخل ہے اور وہ شامل ہے اوپر کئی
مسئلون کے **مسئلہ پہلا** جاننا چاہیے کہ مسئلہ
وحدت وجود اور شہود کا اور بحث تنزلات خمسہ اور
صادر اول اور تجدد امثال اور کمون اور بروز
کے اور مانند اوسکے بحثون تصوف سے اور اسیطرح
مسئلہ مجرد ہونے حق تعالی اور بسیط ہونا اوسکا
ذہن مین یعنی پاک ہونا حق تعالے کا زمان اور مکان
اور طرف اور ماہیت اور ترکیب عقلی سے اور بحث
عین ذات ہونے یا زیادہ ہونے صفات کے
اور تاویل متشابہات اور ثابت کرنا دیدار الٰہی کا بغیر
طرف اور محاذات کے —

علامہ شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ

کی بلند پایہ تصنیف

ایضاح الحق الصریح

کا مستند اردو ترجمہ

بدعت کی حقیقت اور اُس کے احکام

مترجم : معراج محمد بارق

قدیمی کتب خانہ

آرام باغ - کراچی

علامہ شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ

کی بلند پایہ تصنیف

ایضاح الحق الصریح

کا مستند اردو ترجمہ

بدعت کی حقیقت
اور
اُس کے احکام

مترجم: معراج محمد بارق

قدیمی کتب خانہ۔ مقابل آرام باغ۔ کراچی

قال اللہ تعالیٰ

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

الحمد للہ کہ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی نور اللہ مرقدہ ۔ ماحی بدعات ورسومات قبیحہ کے رسالہ المسماۃ

بایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضریح

کا

اردو ترجمہ

امداد الفتاح فی توضیح الایضاح

مترجمہ حضرت مولینا عبد اللطیف صاحب مدظلہ سونی پتی

حسب فرمائش

بتیار مصنف مولوی محمد اسحاق مالک کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

(یوپی)

(محمدی پریس دیوبند)

اگر چہ نکاح ثانی کی برائی اپنے دل اور اعتقاد میں نہیں رکھتی ہوے اور جیسا
نکاح کے حق میں گواہوں کا حاضر ہونا اور ولی کی اجازت ہونا نکاح کی صحیح ہون
شرطوں سے سمجھتے ہیں چنانچہ عقد نکاح مذکور کو اُسپر موقوف رکھتے ہیں اگر چہ اُس
دیر میں طرح طرح کے نقصان ہوجانیکا خوف و احتمال ہوتا ہے اور اسی طرح
اس نکاح مذکور کو جہیز کرنے کی قدرت و طاقت پر یا دعوت ولیمہ کی کرنے کی
طاقت پر موقوف رکھتے ہیں یا جیسا کہ کفو نہ ہونے کے گمان سے یا ولیوں کے
فوت ہونے سے یا ان کے سفر میں جانیکے باعث موجود نہ ہونے سے نکاح کر
پر جرأت نہیں کرتے یا جہیز کی تیاری یا ولیمہ کی تیاری میں قرض لینے کا معاملہ کر
ہیں جو معاش اور معاد کی بہت سی مضرتوں کو شامل ہے مثل مفلسی ہوجانے کے او
سود میں گرفتار ہوجانے کے یا سوال کرنے کی صورت اپنے لئے اختیار کرلیں مگر اُ
رسم کو نہ چھوڑیں اور اگر چہ اس کے واجب و لازم ہونے کا اعتقاد نہ رکھتے ہوں ما
کلام یہ ہے کہ اس قسم کی بدعتوں کو ہم عملی اور علمی بدعت کہتے ہیں پس مطلق بدعت کا
مضمون یہ ہے کہ مذکورہ پہلی یا دوسری بحث کے جو کام نئے نکالے ہوئے ہوں اور
انکا جاری کرنیوالا ان کو دین کا کام قرار دے کر اور سمجھ کر کرتا ہو تو وہ چیز بدعت
سیہ ہے۔ پس جبکہ بدعت کے معنے و مفہوم بخوبی معلوم ہو گیا تو اب جاننا چاہیئے کہ
اس مقام پر چند مفید مسئلے بیان کئے جاتے ہیں۔

فائدہ اولے ۔ در بیان آنچہ در بدعت
حقیقیہ داخل است و آں مشتمل بر چند مسائل
است **مسئلہ اولی** ۔ باید دانست کہ
مسئلہ وحدت وجود و شہود و بحث تنزلات
خمسہ و صادر اول و تجدد امثال و کمون
و بروز و امثال آں از مباحث تصوف
و ہمچنیں مسئلہ تجرد واجب و بساطت
او تعالیٰ بحسب ذہن یعنی از زمان و
مکان و جہت و ماہیت و ترکیب عقلی بحث

پہلا فائدہ ۔ اس چیز کے بیان میں
جو حقیقی بدعت میں داخل ہے اور
کئی مسئلوں پر مشتمل ہے پہلا مسئلہ
جاننا چاہیئے کہ وحدت وجود اور شہود
مسئلہ اور تنزلات خمسہ کا ذکر اور صا
اول کا ذکر اور تجدد امثال اور کمون
اور بروز کا ذکر اور اسی طرح تصوف
کی بحثیں اور اسی طرح حق تعالیٰ کے
مجرد ہونے اور بسیط ہونے کا مسئلہ انچہ

تنبیہ و زیادت صفات و تاویل متشابہات
واثبات رویت بلا جہت و محاذات و اثبات
جوہر فرد و ابطال ہیولی و صورت و نفوس
و عقول یا بالعکس و کلام در مسئلہ تقدیر و کلام
در قول بصدور عالم بر سبیل ایجاب و اثبات قدم
عالم و امثال آں از مباحث فن کلام و الٰہیات
و فلاسفہ ہم از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر
صاحب آں اعتقادات مذکورہ را از جنس
عقائد دینیہ می شمارد و الا دریں جزو زمان
از بدعات حکمیہ البتہ مندرج است چہ سعی
در ادراک حقیقت آں و اہتمام بتنقیح آں
و معدود شدن صاحب آں در زمرۂ علمائے
دین و حکمائے ربانیین و تمدح آں در مقام
ذکر کمالات دینیہ در عرف عوام بلکہ در کلام
خواص ہم دائر و سائر است مسئلہ
ثانیہ سعی کردن در تحصیل مقام فنائے علمی
و انسلاخ و اضمحلال و انکشاف مغیبات
و امثال و واردات وجد و حال و غیبت
و استغراق و سکر و شطح و عقد ہمہ در باب
شہود و تاثیرات کونیہ و نفسانیہ و اشراف خواطر
و القائے گرمی در قلوب حضار و علم دعوات
و اعمال و تبرک جلالی و جمالی ہمہ از قبیل بدعات
حکمیہ است چہ ہر کہ باین امور اشتغال
نماید آں را از جنس امور یکہ مورث
قرب الی اللہ باشد میشمارد بلکہ اکثر ہمیں

موافق سمجھنا یعنی سمجھنا اللہ تعالی کو زمانہ اور
مکان اور طرف سے اور ماہیت اور ترکیب
عقلی سے اور اس کی صفتوں کو اس کا عین
سمجھنا یا عین ذات پر زائد سمجھنا اور متشابہات
کی تاویل کرنا اور اللہ تعالی کا دیدار ثابت
کرنا بلا طرف اور مقابل کے اپنے ذہن اور
سمجھ کے مطابق اور جوہر فرد کا ثابت کرنا
اور ہیولی اور صورت اور نفسوں اور عقلوں کا
باطل ٹھیرانا یا اس کے عکس کا اور گفتگو کرنا
تقدیر کے مسئلہ میں اور کلام کرنا عالم کے
صادر اور موجود ہونے میں اس کے واجب
ہونے کے طور و طریقہ سے اور عالم کے
قدیم ہونے کو ثابت کرنا اور اسی کے مثل
علم کلام کی اور بحثیں کرنا اور الہیات اور
فلاسفہ سے بحثیں کرنا یہ کل حقیقی بدعتوں کی
قسم سے ہے اگر ان مذکورہ بالا عقیدوں کا
کرنے والا ان کو دین کے ہی عقیدے جانتا
اور یقین کرتا ہو اور اگر انکو کرنے والا دین کے
عقیدے نہ سمجھتا ہو تو اس زمانہ میں حکمی
بدعتوں میں ضرور داخل ہیں اس لئے کہ انکی
حقیقت کو سمجھنے میں کوشش کرنا اور اسکو
معلوم ہونے کا اہتمام کرنا اور ان کے
کرنے والے کا علمائے دین اور ربانی عالموں
میں شمار ہونا اور اس پر انکی مدح و ثنا دینی
کمالوں کے ذکر کے مقام میں تمام لوگوں کے نزدیک